

وَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يَوْمِئِذٍ (قرآن شریف)

یعنی شرک کرنے والی عورتیں جب تک شرک کو نہ چھوڑیں ان سے نکاح مت کرو

بہت ہی کم ایسے اہل توحید اہل حدیث اہل سنت و جماعت ہوں گے جو خدا تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوں گے اپنا یا اپنے کسی عزیز کا نکاح کسی دیندار موحدا لڑکی سے کرتے ہوں گے اور اپنی یا اپنے کسی عزیز کی دیندار لڑکی کا رشتہ نکاح کسی موحدا بیع سنت لڑکے سے کرتے ہونگے ورنہ اکثر توحید اتباع سنت کا دم بھرنے والے حضرات خدا تعالیٰ کے اس فرمان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے بدین مشرکہ، مبتدعہ عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں اور مشرکوں بے دینوں بے عقول کے خوالے اپنی دیندار لڑکیاں کیہ دیتے ہیں۔ جو پرلے دبحے کا ظلم ہے انصافی اور بے غیرتی ہے۔ رسالہ

## سِيَاحَةُ الْجَنَانِ

بمناحة

## أَهْلُ الْإِيمَانِ

مرب  
جناب مولانا مولوی ابو عبد الشکور عبدالقادر صاحب جامع مسجد گنگا  
ضلع حصار

میں اہل توحید السنن و جماعت اہل حدیثوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ فوق الذکر فرمانِ الہی پر کاربن ہوتے ہوئے اپنے دیندار موحدا لڑکوں اور لڑکیوں کا رشتہ نکاح صرف موحدین سنت خاتم النبیین سے کریں اور مشرکین مبتدعین سے لڑکے لڑکی کا عقد نکاح ہرگز نہ کریں

شائع کرے مَدْرَسَةُ مُحَمَّدِيَّةٍ وَمَسْجِدُ

۸/۲۹ میں وارڈ روڈ بھی ۲۰۰۳ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ  
 مُحَمَّدٍ، الْخَلْدِثِ، اَهْلِ سُنَّتِ اَوْ  
 مُشْرِكِينَ، اَهْلِ بَدْعَتِ اَهْلِ هَوْنِ  
 كے درمیان  
 عَدَمِ مُنَاقَحَتِ

فرقہ ناجیہ حضرت اہمارے پیغمبر صادق و مصدق محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ فدائے ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی پیشین گوئیاں بیان فرمائی تھیں وہ اس زمانہ میں تمام کے تمام پوری ہو رہی ہیں چنانچہ منجملہ ان کے ایک پیشین گوئی تھی جو مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنة فصل ثانی میں درج ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت پر بھی ایسا زمانہ آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا مانند برابر ہونے جوتے سے ساتھ جوتے کے یعنی جس طرح ایک جوتا دوسرے جوتے کے عین برابر ہوتا ہے کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی اسی طرح میری امت بھی کسی طرح کم نہ ہوگی یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل سے کسی شخص نے اپنی ماں سے مذا کیا ہوگا تو میری امت میں سے بھی کوئی نہ کوئی ایسا کام فرور کرے گا اور تحقیق بنی اسرائیل میں بہتر فرقے پیدا ہوئے تھے میری امت میں بھی بہتر فرقے ہونگے ان میں سوائے ایک فرقہ کے باقی تمام کے تمام جہنی ہوں گے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ

وہ کو نسا فرقہ ناجی ہوگا؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلک پر آج میں اور میرے صحابہ قائم ہیں۔ اس پر جو فرقہ ہوگا وہ نجات پائے گا۔

فی الحقیقت جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی ظہور ہوا جس طرح اہل کتاب فرقہ فرقہ ہو گئے تھے اسی طرح آپ کی امت اجابت متفرق ہو گئی اور افتراق و تشتت کی ایسی سنگین بنیادیں قائم کی گئی ہیں کہ اب ان کا استیصال غیر ممکن ہے اور یہ آپ کے معجزات سے ہے کہ جس طرح آپ نے خبر دی تھی اسی طرح ہوا اور کسی ٹٹانے والے کی کوشش سے نہیں مٹ سکا۔ اب حق پسند اشخاص پر توبہ واجب ہے کہ ان تمام فرقوں میں سے اس فرقہ کی پہچان کریں جو حق پر قائم ہے اور بروز قیامت نجات پا کر کامیاب ہوگا۔ جن لوگوں کی آنکھوں پر جہالت و ضلالت ضد و تعصب کا غبار چھایا ہوا ہے وہ حقیقت کو نہ دیکھتے ہوئے یہی گمان کرتے ہیں کہ وہ فرقہ ہمارا ہے باقی دوزخی ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے پہلے گمراہ فرقوں کی بابت فرمایا ہے کہ **كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ** یعنی ہر فرقہ اپنے غمذیر پر نازاں ہے لیکن قربان جائیں اس سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ نے اس فرقہ نجات پانینوالے کی حقیقت پر کوئی پردہ نہیں رہنے دیا اور کسی کی رائے پر نہیں چھوڑا کہ ہر کوئی قیاسی گھوٹے دوڑا کر اپنے تخیلات کی بنا پر ڈسٹینگیں مارتا پھرے کہ وہ فرقہ ہمارا ہے۔ بلکہ آپ نے صاف حقیقت آشکارا کر دی کہ **مَا أَنَا عَلَيْهِ وَ أَصْحَابِي** یعنی ہر قسم کے مسائل اعتقادی اور علمی، اصولی اور فروعی کو دیکھ لیا جائے جس کے موافق احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تعامل صحابہ ہوں وہی حق ہے۔ اسی میں شامل ہو جائیں باقی دوزخی ہیں ان سے اجتناب کریں۔ جب اس معیار محمدی پر تمام فرقوں کی جانچ کی جاتی ہے تو ماسوائے فرقہ اہلحدیث کے باقی سب جہنمی ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اس فرقہ کے اعمال و عقائد وہی ہیں

جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں اور یہ فتنہ ماسوائے قرآن و حدیث کے کسی کی بات کو سند شرع نہیں سمجھتا برخلاف اس کے باقی فرقوں میں افسراط و تفریط ہے اس لئے وہ مراط مستقیم سے گم ہوئے ہیں۔ اگر وہ اہل حدیث کو فرقہ حقہ قرار دینا میرا اپنا اختراع نہیں ہے بلکہ ائمہ دین محدثین کی شہادت سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ اگر وہ ناجیہ اہل حدیث ہے۔ چنانچہ ترمذی، فتح الباری شرف اصحاب الحدیث، خطیب بغدادی، غنیۃ الطالبین، پیر جیلانی وغیرہ وغیرہ کتابوں میں یہ تصریح ہو چکی ہے کہ امام علی بن مدینی، امام احمد، امام سفیان، امام بخاری، پیران، سیسیر جیلانی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم نے فرما دیا ہے کہ نجات پانے والا اگر وہ اہل حدیث ہے کتاب الفضل میں امام ابن عزم نے بھی فرمایا ہے کہ اہل حق اہل حدیث ہیں ان کے ماسوا باطل ہیں۔

**آمد م بر سر مطلب** جب یہ نام روشن ہو چکا کہ حق مذہب اہل حدیث ہے اور باقی جھوٹے اور جہنی ہیں تو اہل حدیثوں پر واجب ہے کہ ان تمام گمراہ فرقوں سے بچیں اور ان سے خلا ملا اختلاط میل جول دینی تعلقات نہ رکھیں یعنی باطل مذہب والوں کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور ان کے جنازہ میں شامل نہ ہوں ان سے سلام نہ لیں۔ ان سے مناکحت نہ کریں نہ ان کو اپنی لڑکیاں دیں اور نہ ان سے لیں۔ یہ خادم الموحدین اپنے موجد اہل حدیث مجاہدوں پر اظہار افسوس کرتا ہے کہ وہ باوجود اپنے مذہب کو حق پر سمجھنے کے اور دوسرے تمام فرقوں کو گمراہ اور جہنی قرار دینے کے پھر ان سے دینی میل جول رکھتے ہیں۔ بالخصوص یہ امر کہ ان سے مناکحت کرتے ہیں باقی گمراہ فرقوں سے تو نکاح کرنے اور کرنے کا رواج کم ہے زیادہ رواج مناکحت کا مقلدین کے ہر دو فرقوں دیوبندیوں اور بمیلیوں سے ہے اور ہمارے بھائی ان بھول بھلیوں میں پڑے ہوئے ہیں کہ جیسے ہم مسلمان ہیں ویسے ہی یہ بھی مسلمان ہیں حالانکہ یہ

سراسر غلط ہے۔ مقلدین حنفیہ کے ہر دو فرقے دیوبندی اور بریلوی بلاشبہ گمراہ ہیں اور اہلحدیثوں جیسے مسلمان نہیں ہیں چنانچہ ہر فرقہ کے عقائد و اعمال سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو چکی ہے۔ ہر فرقہ کی تصنیفات دنیا میں موجود ہے۔ اشتہارات چھپ چکے ہیں مناظر ہو چکے ہیں اب یہ امر کسی عالم پر پوشیدہ نہیں رہا ہے کہ اہلحدیث اور مقلدین حنفیہ کے عقائد و اعمال میں زمین و آسمان یا دن و رات کا فرق ہے۔ خواص تو جانتے ہیں، میں عوام کی خاطر کچھ عرض کرتا ہوں کہ مقلدین موجودہ دس وجہوں سے گمراہ ہیں۔ اور فرقہ ناجیہ سے خالص ہیں جن سے مناکحت جائز نہیں ہے۔

**وجہ اول** یہ کہ موجودہ حنفیوں میں تقلید شخصی پائی جاتی ہے جو سراسر حرام اور ناجائز ہے اور فرقہ بندی کا موجب ہے اور یہ وہ بدعت ہے جس نے ملت اسلامیہ کا نقشہ بدل دیا۔ تقلید شخصی کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کی ہر بات کو اس حیثیت سے مان لینا کہ اس کی بات میرے لئے حجت شرعی اور مسئلہ اسلامی ہے حالانکہ اس کے مان لینے پر اور تابعداری کرنے پر قرآن و حدیث میں کوئی حکم وارد نہ ہوا اور صرف حسن ظن کر لیا جائے کہ یہ جو کچھ کہتا ہے حق ہے حالانکہ اس کی بہت سی باتیں قرآن و حدیث کے خلاف ثابت ہو چکی ہوں پھر بھی یہی کہے جانا کہ اس کی ہر بات ماننا ہمارے پر ضروری ہے اس ایک کے سوا کسی اور کی بات ماننا ہمارے پر حرام ہے۔ ہمیں یہ حق حاصل نہیں کہ خود قرآن و حدیث پر عمل کریں جس طرح یہ کہے گا اسی طرح کریں گے اور پھر اس کے نام کا مذہب بنا لینا یہ تقلید شخصی ہے۔

**وجہ دوم** اس مذہب کے ہئیت کذاتیہ وہ کہ ایک امام مقرر کرنا، اس کے نام کا مذہب بنانا اسی کے سلسلہ کے تمام اقوال جمع کر کے کتابیں

تیار کرنا اور قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے اپنی کتابوں کو درس میں پڑھانا اور اپنی پر جو لوگ قرآن مجید، حدیث شریف پر ماسوا مذہب اور رائے قیاس، عقل و علم ترجیح دیتے ہیں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔

فتویٰ دینا انہی کو علم آسمانی قرار دینا، یہ وہ صورت کذائیہ ہے جو عہد نبویؐ اور عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں موجود نہ تھی بلکہ سراسر بدعت اور موجب تفرقہ ہے۔

وجہ سوئم یہ کہ مقلدین کے مذہب کا دار و مدار جن رجال پر قرار دیا گیا ہے ان کو ماہرین علم رجال نے ضعیف قرار دیا ہے کسی کو نسیئ الحفظ کسی کو کذا کسی کو خبیث کہا گیا ہے اور باہر ہر سب قلیل الحشد اور کثیر القیاس ہیں۔ کَمَا لَا يَخْفَى عَلَى أَهْلِ حَدِيثٍ

**وجہ چہارم** مذہب حنفی شخصی ہونے کی وجہ سے تمام احادیث نبویہ اقوال صحابہ پر حاوی اور عامل نہیں ہے پس کوئی شخص بھی ایک مذہب کا مقلد ہو کر تمام شریعت محمدیہ پر عمل نہیں کر سکتا کیونکہ حق تمام مذاہب میں علی سبیل الدوران ہے یہ نہیں کہ ہر مذہب میں حق کامل ہو ورنہ حق کا تعدد لازم آئیگا حالانکہ حق ایک ہی ہے فَمَا ذَا أَبَعَدَ الْحَقَّ إِلَّا الضَّلَالُ ہاں مذہب اہل حدیث کامل طور پر عین حق ہے جو شخصی مذہب جدا ہے اور تمام احادیث نبویہ معمول بہا پر حاوی ہے لیکن حنفی مقلد وہ حدیث لیتا ہے جو اس کے مذہب کے موافق ہے باقی سے منکر ہے۔

**وجہ پنجم** یہ کہ مذہب حنفی کا دار و مدار جن کتب مروجہ کیسانی، ینہ شرح قدوسی کنز، شرح وقایہ ہدایہ عالمگیری وغیرہ وغیرہ پر ہے جنکو مدارس میں پڑھاتے ہیں اور ان پر عمل کرتے کرتے ہیں ان کا اکثر حصہ خلاف قرآن و حدیث ہے وَلِلَّاهِ كَثْرُ حُكْمِ الْكُلِّ اور ان کے مسائل اخلاق و تہذیب انسانی کے سراسر خلاف ہے مثلاً عمرات ابدیہ سے نکاح کر لینے پر حد کا نہ لگانا اور اولاد کا صحیح النسب ہونا۔ مشرق و مغرب کی دوری میں مرد و عورت کے رہتے ہوئے نکاح ہو جانے پر بغیر مٹاپ کے چھ ماہ میں بچہ پیدا ہونا اور اس کو کرامت قرار دینا۔ مشیت الہی کو بعض صورتوں میں

جائز اور بعض میں واجب کہنا۔ کجرتی (زانیہ عورت) کی اجرت حلال لکھنا اور اجرت دے کر زنا کرنے سے حد کا نہ لگانا۔ حلالہ کا نکاح کرنا کرنا امامت کی حق داری میں شرمگاہ کا ماپ داخل کرنا اور عورت کی خوبصورتی کا لحاظ رکھنا وغیرہ وغیرہ مسائل عرب اخلاق میں آحادنا اللہ صہ تھا۔ تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ آئینہ تحقیق ملاحظہ کریں۔

**وجہ ششم** یہ کہ اس مذہب میں امور شرکیہ و بدعیہ بسیار ہیں جن کو شرعی کام موجب ثواب سمجھ کر کرتے ہیں چنانچہ بعض مسائل اعتقادی و علی کی فہمست یہ ہے ۱، یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبدالقادر کا وظیفہ کرتے ہیں اور ان کو حاضر و ناظر سمجھتے ہیں ۲۔ مجلس میلاد منعقد کرتے ہیں اور روح نبوی کو حاضر و ناظر جان کے قیام کرتے ہیں۔ ۳، تصویر شیخ کرتے کرتے ہیں ۴، سجدہ تعظیم کرتے ہیں ۵، پیر کی گیارہویں کرتے ہیں ۶، پیروں بزرگوں کے نام کی تذکرہ و نیاز دیتے ہیں اور ان کے نام کا بجز امر غائب کرتے ہیں ۷، انبیاء و اولیاء کو غیب داں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ماکان و یقون جانتے ہیں۔ ۸، آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر انبیاء و اولیاء کو محنت اٹک جانتے ہیں۔ ۹، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر نہیں کہتے بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات کا نور اعتقاد رکھتے ہیں ۱۰، تقلید شخصی فرض و واجب جانتے ہیں جو نہ کرے اس کو گمراہ سمجھتے ہیں۔ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ یہ دس امور ہیں جو شرکیہ ہیں۔ پہلے نو نمبر بریلوی متیفوں کے عقائد ہیں اور آخر الذکر نمبر دس میں دونوں مشترک ہیں ۱، دیہات میں جمعہ فرض نہیں جانتے اور جو متر دھوکہ پڑھتے ہیں وہ احتیاطی پڑھتے ہیں ۲، بیس تراویح کو سنت نبویہ کہتے ہیں پڑھتے ہیں ۳، نماز کی نیت زبان سے کرتے ہیں ۴، جنازہ کے بعد اور گھروں میں فرش پچھا کر فاتحہ خوانی کرتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں ۵، بزرگوں کے نام کا دعا میں وسیلہ پکھڑتے

ہیں۔ (۶)، وضو کے بعد سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھتے ہیں (۷)، نماز سے پہلے وَجْهَتْ وَجْهً پڑھتے ہیں (۸)، جازہ میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے بلکہ خوانی کے وقت کلمے اور ایمان کی صفیں پڑھاتے ہیں (۱۰)، مذہب حنفی کہلاتے ہیں۔ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ یہ دس امور بدعیہ ہیں جن میں دیوبندی اور بریلوی متقلدین کا اشتراک ہے۔

۱، ایصالِ ثواب کیلئے تیجا، ساتواں، دسواں، چالیسواں مقرر کرنا۔  
۲، عرس کرنا، ۳، کھانا سامنے رکھ کر ختم پڑھنا، (۴)، میت کا اسقاط کرنا، (۵)، تین دن میت کے بعد کلمہ طیبہ پڑھنا، (۶)، کفنی کرنا، (۷)، ہو حق ال۔  
ال کے نعرے لگانا، (۸)، جموات کو روح کا آنا۔ اعتقاد رکھ کر روٹی دینا  
۹، شہرات کو حلو اچکانا اور ایصالِ ثواب کرنا، (۱۰)، اذان سن کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر انگوٹھے جو مٹا اور پھر آنکھوں پر رکھنا تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ یہ دس امور بدعیہ وہ ہیں جن کے خصوصاً بریلوی احناف مرتکب ہیں۔

علاوہ ان کے امور منونہ ممولہ الہدیت کو براہِ نسا اور مقابلہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو عرش پر نہ جانا بلکہ چھ طرفوں سے پاک سمجھنا اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی نہ پڑھنا وہ باتیں ہیں جن کو اہل حدیثوں کا بچہ بچہ جانتا ہے دیوبندی اور بریلوی ہر دو کا ان میں اشتراک ہے۔ پس جب امر مبرہن ہو چکا کہ یہ سب امور بدعیہ غیر شرعیہ ہیں تو ان کا شرعیہ اعتقاد رکھنے والے اور ان پر عمل کرنے والے سراسر گمراہ ہیں مَنْ اَصْلَحَ مَقَامَ اَبِيهِ هُوَ اَوْ بَخِيرَ هَدًى مِّنَ اللّٰهِ یعنی اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو بغیر ہدایت اللہ کے اپنی خواہش کا پابند ہے اہل بدعت کے اہل ہوی ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ یہ اپنے ایجاد کے ہوئے کاموں کو دین بتاتے ہیں اور سنت کے ترک پر نہیں لڑتے۔ اگر بدعت کا کام ترک ہو جائے



تو لڑتے ہیں۔ پس ان کے عتاد اور اعمال سے صاف ظاہر ہے کہ یہ غالی اور خود سر، منقری علی اللہ، گمراہ، حدود الہیہ کے توڑنے والے، مسرف، طریقتہ نبویہ کے مخالف، صحابہؓ کے مخالف، ظالم و فاسق کافر و مشرک ہیں۔ ان سے دوستی، خلا ملار، اتحاد، ان کی امامت و امارت، ان سے نکاح ناجائز اور حرام ہے پس ویل اور غرابی ہے ان کے لئے جو ایسے بدعتیوں، مشرکوں کو اپنی لڑکیاں دیں اور مبارک ہو ان کو جو ان سے کنارہ کش ہو کر ان کی تردید کریں اور نفرت کا اظہار کریں۔

**وجہ ہفتم** یہ کہ حنفی لوگ اپنے مذہب کے سوا باقی اہلسنت کو خطا پر جانتے ہیں اور جو ان کے امام کا مسئلہ خلاف قرآن و حدیث جان کر تردید کرے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ چنانچہ ان کی مشہور کتاب شامی کا یہ شعر مشہور ہے۔

فَلَعَنَ رَبَّنَا عِدَادَ رَمَلٍ  
عَلَىٰ مَنْ رَدَّ قَوْلَ أَبِي حَنِيفَةَ

**وجہ ہشتم** یہ کہ اس مذہب حنفی میں تمام گمراہ فرقوں کی ٹوٹی ہے چنانچہ کتب فقہ کے مؤلفین اور پہلے زمانہ کے حنفیوں کے متعلق مولوی عبدالحی صاحب حنفی لکھنوی نے لکھا ہے کہ کتنے ہی لوگ فروغ میں حنفی ہیں اور عقیدہ میں معتزلہ کوئی مرجیہ کوئی شیعہ ہے اسالہ الرفح والتکمیل میں کہتا ہوں کہ جناب پیر حبیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیہ میں حنفیوں کو مرجیہ قرار دیا ہے۔

اور اب بھی تمام گمراہ پیشہ والے، ردیل لوگ حنفیوں میں شمار ہیں اور حنفی لوگ اپنی تعداد بڑھاتے وقت ان سب کو شمار کر لیتے ہیں چنانچہ چند فرقوں کا شمار کیا جاتا ہے جن سے ظاہر ہو جائے گا کہ حنفی مذہب تمام گمراہ فرقوں اور شرکی و بدعی رسوم کا مجموعہ ہے، اکثر پیشہ ننا کی اجرت لینے والے حنفی ہیں۔

تہذیب میں جانے والے محرم کی رسمیں کرنے والے حنفی ہیں۔ ۳، نکاح بھانڈ حنفی ہیں۔ ۴، مراثی، قوال حنفی ہیں۔ ۵، منگت سوالی دہ بدر پھنکے والے امام حسن حسینؑ کی نیاز لینے والے پنج تن کے مست حنفی ہیں۔ ۶، خانقاہوں میں بھنگ پوست چرس پینے والے مجاور حنفی ہیں۔ ۷، وجودی حلوی فرقے حنفی ہیں۔ ۸، تمام گدی نشین خانقاہوں کے مشائخ حنفی ہیں۔ ۹، ہشتی موری گزرنے والے لوگ حنفی ہیں۔ ۱۰، مقام لادری علاقہ سندھ میں مصنوعی کعبہ تیار کرنے والے حنفی ہیں۔ ۱۱، گیر سے کپڑے رنگ کر منڈیئے فقیر ملنگ کہلانے والے حنفی ہیں۔ ۱۲، سہروردی نقشبندی، نوشاہی قادری حشتی وغیرہ طریقوں کو درست سمجھ کر ان میں شامل ہونے والے حنفی ہیں۔ ۱۳، اجیر پاک پٹن، و نظام الدین ہرا بھرا، باوا فرید شکر گنج وغیرہ کی قبروں کو پختہ کر کے چراغ جلانے والے حنفی ہیں۔ جو بریلوی کہلاتے ہیں۔ ۱۴، جمعہ کی مخالفت کرنے والے فاتحہ خلف الامام پر بحث کرنے والے ایک امام کی تقلید پر پابند ہو کر لڑنے والے دیوبندی بھی حنفی ہیں۔

اب غور کرو کہ کتنے قسم کے حنفی دنیا میں موجود ہیں۔ اہل حدیثوں کی کیسی بے غیرتی اور بے شرمی ہے کہ ان سب فرقوں کو گمراہ بھی جانتے ہیں اور پھر ان سے مناکحت بھی کرتے ہیں۔ جب یہ مشرک اور بدعتی ہیں تو ان سے محبت کی مجالست اور مناکحت کس طرح روا ہو سکتی ہے؟ کچھ غیتر سے جواب دو۔

وجہ نہم یہ کہ حنفی مذہب کی کتابوں میں جو حدیثیں درج ہیں جن پر دارود کا لکھ کر مسائل نکالے ہیں وہ ضعیف یا موضوع ہیں، اَلَا هَاسْتَأْذَنُكَ كَوْنِیْ ایک آدھ صبح ہو ورنہ سب ضعیف و مردود ہیں جب ضعیف اور موضوع روایتوں پر مذہب کا دار و مدار ہوا تو حنفی مذہب باطل ٹھیرا لہذا اہل حق کو

ان سے کلی پرہیز کرنا چاہیئے۔

وجہ دہم جب ان کے سامنے کوئی آیت یا حدیث پیش کی جاوے تو اپنے مذہب کے مخالف ہونے کی وجہ سے اس کو قبول نہیں کرتے بلکہ ہزار ہا بہانے اور حیلے پیش کر کے جھٹلاتے ہیں اور اس حدیث اور اہل حدیث پر طعن کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ لامذہب ہیں اور ایسے ہیں ویسے ہیں۔

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ یہ دس وجہیں ہیں جو مفسد کئی مسائل کی ہیں پس ان وجوہات سے ثابت ہوا کہ حنفی مذہب فتنہ ناجیہ میں داخل نہیں ہے۔

ہمارے اہل حدیث بھائی یہ سمجھیں کہ یہ میری تحقیق ہے کہ حنفی فقہ ناجیہ میں شمار نہیں ہے بلکہ

مولانا شفاء اللہ صاحب تسمی کے اخبار الحدیث میں یہ بارہا لکھا جا چکا ہے، اور مولانا ابراہیم صاحب آسیا کوٹلی نے رسالہ فرقہ ناجیہ میں یہ لکھا ہے کہ ناجیہ فرقہ اہل حدیث ہے اور باقی فقہ بعد میں پیدا ہوئے ہیں اور ائمہ کی ولادت و وفات لکھ کر یہ ظاہر کیا ہے کہ مذاہب اربعہ بعد میں پیدا ہوئے ہیں مولانا حافظ عبد اللہ صاحب فاضل مدیر تنظیم نے بھی یہ واضح کر دیا ہے کہ فرقہ ناجیہ اہل حدیث ہے۔ اور حنفی جو بریلوی ہیں وہ تو مشرک ہیں ان کے پیچھے نماز بالکل درست نہیں ہے اور دوسرے حنفی جو تقلید میں ایسے سخت ہیں کہ مترج آیت و حدیث کے سامنے بھی امام کا قول ترک نہیں کرتے ان کے پیچھے بھی نماز میں شبہ ہے کیونکہ تقلید میں ایسا ہونا شرک فی الرسالت ہے جو لوگ صف آیت و حدیث کو ٹھکرا دیتے ہیں وہ بڑے خطرہ کے مقام میں ہیں بعید نہیں کہ کفر تک نوبت پہنچ جائے تنظیم اہل حدیث شمارہ ۳۵۵ خصوصاً ۱۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

اسی طرح مولوی محمد صاحب جو ناگدھی نے اپنی تصنیفات میں حنفیوں کو گمراہ اور فرقہ ناجیہ سے خارج قرار دیا ہے۔

جب واقعہ اور شہادت سے یہ امر ثابت ہو چکا کہ حنفی مذہب والے فرقہ ناجیہ سے خارج ہو کر اہل بدعت میں شمار میں تو یہ امر مسلمہ ہے کہ دین اسلام کی تباہی و بربادی کا اصل رلیجہ بدعت ہی ہے بدعت ہی کی وجہ سے گمراہ پیدا ہوئے فرقہ بندی ہوئی۔ اختلافات پڑے فتنہ و فساد کے دروازے کھلے۔ قرآن و حدیث کو چھوڑا گیا تو حید و سنت سے منھ موڑا گیا آج اسلام کے درمیان مدعیان کا حال یہ ہے کہ ان کو اصل ایمان کی خبر نہ دین کی نہ قرآن کی نہ سنت کی بس چاروں طرف بدعت ہی چھا گئی حتیٰ کہ اہل حق پر بھی اہل بدعت کی بدعت نے طغوال دیا جس کی وجہ یہ ہوئی کہ اس اندھا دھند میں گمراہ حق پرست اغیار سے اغیلا ط کرنے لگا۔ جلسوں میں بیٹا ہوں میں کمیٹیوں میں ان سے غلاماں ہوا۔ مناکحت ہوئی جہت ہوئی بس وہ گمراہ جو قرآن و حدیث سے ایک قدم نہیں ہٹا تھا آخر کار اہل عبت کے رنگ میں رنگا گیا اور ان میں جذب ہو گیا جس کا انجام یہ ہوا کہ سیاہ اور مرنے میں وہی رسوم کرنے لگا جو اہل بدعت کیا کرتے ہیں اب احقاق حق و ابطال باطل سے بھی یہ گمراہ اہل بدعت کی طرح گھبراتا ہے۔ اور محض فساد و تعصب سے اہل بدعت کی طرح اپنی رائے کو دین کے احکام سے بھڑاتا ہے۔ اگر اہل عبت سے اتحاد و مودت نہ کرتا تو یہ لزبت نہ آتی کہ آج اہل حدیث کہلانے والے اشخاص بھی احادیث نبویہ سے غفلت اور بے پرواہی اسی طرح کر رہے ہیں جس طرح اہل بدعت کیا کرتے تھے۔ اگر حسب حکم شریعت و ہدایت سلف صالحین اہل عبت سے نفرت کرتے اور ان حدیثوں کو مد نظر رکھتے جن میں یہ وار د ہے کہ بعض لوگوں کو میں جام کوثر دینا چاہوں گا لیکن روک دیا جاؤں گا اور حکم ہوگا کہ یہ بدعتی ہیں پھر میں بھی پھسکار دوں گا اور دین میں بدعت پیدا کرنے والے مردوں ہیں۔

جنہوں نے اہل بدعت کی عزت کی انہوں نے اسلام کے گرانے پر اعانت کی۔

جو رائے قیاس سے فتویٰ دیتے ہیں وہ خود بھی گمراہ ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں جس نے رائے قیاس سے قرآن میں کچھ کہا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اہل بدعت کی نماز، روزہ، حج، صدقہ وغیرہ کوئی نیکی قبول نہیں ہے۔ اہل بدعت کی کوئی نیکی بلکہ توبہ بھی قبول نہیں جب تک کہ بدعت کو نہ ترک کریں۔ اور فرمایا کہ علماء کے اقوال لینے والے اور آئین پر چڑنے والے اس امت کے یہودی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ اہل رائے حدیثوں کے دشمن ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک قوم امور دین میں اپنی رائے قیاس کریں گے ان کے اس فعل سے اسلام مہدم ہو جائے گا اور ٹوٹ جائے گا۔ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب وہ ایسا کلام بنالائیں جو کتاب و سنت میں نہ ہو تو تم ان لوگوں سے بچو اور ان کی بات سے بھی بچو کیونکہ وہ ضلالت ہے۔

پیران پر نے غنیہ میں فرمایا کہ بدعتیوں سے بات چیت نہ کرو نہ ان سے قریب ہو اور نہ ان کو سلام کہو نہ ان کے پاس بیٹھو اور نہ انکو وعیدوں میں مبارکباد دو نہ ان کا جنازہ پڑھو اور نہ ان کے حق میں دعا کرو بلکہ ان سے دور رہو۔ جو بدعتی سے دوستی کرتا ہے اللہ اس کے عمل رائیگاں کر دیتا ہے اور اس کے دل سے نور ایمان نکال دیتا ہے۔ جب بدعتی کو کسی راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسرا راستہ اختیار کرو۔ جو بدعتی کے جنازہ کے ساتھ گیا وہ واپس آنے تک اللہ کے غضب میں رہا۔ غرضیکہ اسی طرح قرآن و حدیث و تصحیحات سلف صالحین و ائمہ دین سے ثابت ہے کہ اہل بدعت سے کلی طور پر پرہیز کیا جائے لیکن افسوس ہے کہ اہل بدعت کہلانے والے آج اہل بدعت کے ساتھ ہر دینی کام، نماز، سلام، جنازہ نکاح، مجالست وغیرہ میں اشتراک کر کے ان میں ایسے جذب ہوئے ہیں کہ ان کا عین بن گئے ہیں۔

معلم حکمت نے مومنوں کو ایک جسد کے ساتھ تشبیہ دے کر باہمی محبت و

تعاطف کا حکم دیا تھا اور غیصر مجاہد و مصابحت کرنے سے مانعت کر دی تھی  
فرمایا تھا کہ لَا تَصْحَابُ إِلَّا الْمُؤْمِنًا اور قرآن مجید میں ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ  
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا  
آبَاءَهُمْ وَأَبْنَاؤَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ یعنی مومنوں کو تو نہ پائے گا کہ وہ اللہ  
اور اس کے رسول کے مخالفوں سے دوستی رکھتے ہیں۔ خواہ ان کے باپ یا  
بیٹے یا بھائی ہی کیوں نہ ہوں۔

یہ ظاہر بات ہے کہ حنفی فرقہ بدعتی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ  
علیہ وسلم کا مخالف ہے۔ اور اس آیت سے ثابت ہوا کہ خدا اور رسول کے مخالفوں سے  
دوستی رکھنا مومن کی شان نہیں ہے تو پھر رشتہ داری کرنا اور ان سے سگات  
ڈالنا جو محبت اور دوستی کا موجب ہے کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ جب کسی بدعتی  
کو لڑکی دیدی تو میاں بیوی میں محبت ہونا لازمی امر ہے چنانچہ قرآن اس  
امر کا شاہد ہے اَلشَّادِدُ ہُوَ کہ وَمِنْ آيَاتِهِ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ  
اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لَتَسْكُنُوا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً  
یعنی نشانات الہی سے ایک نشان قدرت یہ ہے کہ اُس نے تمہاری جنس سے  
تمہارے لئے عورتیں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور تمہارے میاں  
بیوی کے درمیان دوستی اور شفقت پیدا کر دی۔

اس آیت سے یہ ظاہر ہوا کہ خاوند، بیوی کی باہم محبت ہو جاتی ہے۔ پس  
اہل بدعت کو خدا اور رسول کے خلاف چلتے ہوئے ان سے رشتہ داری  
کرنا جو محبت کا مستلزم ہے ایمان کے سراسر خلاف ہے یا تو اہل بدعت کو اللہ  
اور رسول کے خلاف نہ کہیں اور ان کے عقائد و اعمال کی تردید نہ کریں یا ان  
سے رشتہ کرنا چھوڑ دیں۔ ۷

دورنگی چھوڑ کر رنگا ہو جا : سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

دیگر یہ کہ موحداً بالحدیث لڑکی کا نکاح جب کسی بدعتی سے کیا جاتا ہے تو یہ نکاح منعقد نہیں ہوتا کیوں کہ نکاح میں زوجین کا اسلام شرط ہے۔ اسی طرح کسی مشرک بدعتی کی لڑکی جب کہ وہ بالغ ہو کر اس مذہب پر ہو تو اس کا نکاح بھی بالحدیث موحداً سے نہیں ہو سکتا چنانچہ قرآن میں ہے وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا اور فرمایا وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَ یعنی شرکین کو اپنی لڑکیاں نکاح میں نہ دو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ مومنہ ہو جائیں۔ اور جگہ فرمایا لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ یعنی مومنہ عورتیں کفار کو حلال نہیں اور نہ کفار ان کے لئے۔

حنفیوں کے عقائد و اعمال ذکر کر کے ہم ثابت ہو چکے ہیں کہ وہ مشرک اور بدعتی ہیں اور بدعتی کے بارے میں حدیث سے یہ ثابت ہے کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔ جب قرآن و حدیث سے یہ ثابت ہو گیا کہ مشرکین کو نکاح تنکھ دو اور نہ مشرک عورتوں سے نکاح کرو تو پھر اس زمانہ کے مدعیان عمل بالحدیث کس منہ سے بالحدیث بنتے ہیں خواہل بدعت حنفی مذہب والوں کو اپنی لڑکیاں دے رہے ہیں۔ یہ دیدہ و دانستہ قرآن و حدیث کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اپنے غلطوں میں تقصیروں میں مجلسوں میں تو یہ کہہ رہے ہیں کہ حنفی مذہب جھوٹا ہے حنفی بدعتی ہیں مشرک ہیں۔ اور کتابوں، رسالوں، اخباروں میں بھی یہ سب کچھ لکھ رہے ہیں۔ لیکن جب بیاہ کا موقع آتا ہے تو لڑکی دے بھی دیتے ہیں اور لے بھی لیتے ہیں۔

حرص و شہوت مراد راہِ حق کند  
عقل ربے نوا و بے رونق کند

اور پھر اس پر مزید تعجب یہ ہے کہ بعض علماء اس مناکحت کو جائز کہہ رہے ہیں  
پھوٹ نے ہمیں لیا لوٹ ہوئے خوار و ذلیل

مٹ گئے پھر بھی نہ آپس کی گئی یہ ان بن

**اہل علم حضرت ذراغور فرمائیں** کہ یہ نکاح کس طرح جائز ہے؟ قرآن مجید  
میں صاف وارد ہے کہ **الزَّانِي لَدَيْنَكَ لَا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ**  
**لَدَيْنِكَ حَهَا لَا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ** یعنی زانی تو  
زانیہ اور مشرک ہی سے نکاح کرتا ہے اور زانیہ کو زانی یا مشرک ہی نکاح میں  
لانا ہے لیکن مومنوں پر یہ نکاح حرام کیا گیا ہے۔

اس آیت سے صاف واضح ہے کہ زانیہ اور مشرک سے عقیف اور موحد شخص  
کو نکاح نہیں کرنا چاہیئے اور اس حرمت کی دو ذہیں ہو سکتی ہیں۔ ایک  
یہ مشرک مومنہ کا اور عقیف زانیہ کا کفو نہیں ہے۔ دوم یہ کہ ایک سے دوسرے  
کو علت اس شرک و زنا کی نہ لگ جائے کیونکہ مناکحت مصاحبت کو مستلزم ہے  
جس کا اثر ایک دوسرے کو پہنچنا لازمی ہے۔ چنانچہ زمانہ شاہد ہے کہ کئی لوگ  
موحد تھے جن کی عورتیں اہل بدعت کی لڑکیاں تھیں ان کو مردوں سے علت  
لگ گئی اور وہ خاتقاہوں پر جانے لگے۔ اسی طرح موحد لڑکیاں اہل بدعت کے  
گھر نکاح ہو کر آباد ہوئیں تو وہ خالفتاہوں پر جا کر وہی رسومات شرکیہ  
کرنے لگیں۔ بنا بریں یہ مناکحت حرام ہے **إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا**  
**صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ** مگر جس نے توبہ کی  
اور ایمان لایا اور کام کیا اچھا قرآن و حدیث کے مطابق پس اللہ تعالیٰ اس کی  
برائیوں کو جھلائیوں سے بدلہ دیتا ہے۔



قرآن مجید میں اور جگہ یوں وارد ہے اَلْخَبِيثُ لِلْخَبِيثَيْنِ وَالْخَبِيثُونَ  
 لِلْخَبِيثَاتِ وَالْطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ یعنی خبیث عورتیں  
 تو خبیث مردوں کیلئے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کیلئے موزوں ہیں اور  
 طیب عورتیں طیب مردوں کیلئے مناسب ہیں اور طیب مرد طیب عورتوں کیلئے  
 موزوں ہیں۔ ان سب کا باہمی تعلق درست ہے ان کا عکس غیر موزوں ہے اس سے  
 بھی خوب واضح ہوا کہ مشرکہ عورتوں سے اہل حدیثوں کا نکاح نہیں کرنا چاہیئے۔  
 اور اہل بعثت مشرکین کو موحہ عورتیں نکاح میں نہیں دینا چاہیئے اس آیت  
 نے حصر کر دیا کہ خبیث عورتیں خبیث مردوں کیلئے مخصوص ہیں کوئی خبیث عورت  
 طیب مرد کیلئے اور کوئی طیب عورت خبیث مرد کیلئے جائز نہیں ہے جابین  
 میں حصر کر دیا گیا ہے اَلَا مَنْ تَابَ جَوَّابٌ کہ لے قرآن مجید میں اور جگہ یہ ارشاد ہے  
 لَا تَقْرَبُوا مَنَاصِبَ الْكُفَّارِ یعنی تم کا فہ عورتوں کو نکاح میں مت  
 رکھو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر کا فہ عورتوں کو نکاح میں رکھنا  
 حرام کر دیا ہے۔ خفیوں کی لڑکیاں مراسم شریک کرنے والیاں چونکہ عند الشریعہ کا فہ  
 ہیں لہذا موحہ دین الہیہ کے ان کے نکاح میں لانا اور ان کے نکاح پر اقامت رکھنا  
 حرام ہوا۔ اہل حدیثوں کو اس سے بچنا چاہیئے جتنی لوگ اپنی لڑکیاں دے کر  
 اہل حدیثوں کو اپنے اندر جذب کر رہے ہیں اور جو جذب نہیں ہوتے ان کا نکاح قائم  
 نہیں رہتا

کلمہ باطل سے جھٹڑے پر نہ چڑھو  
 کلام منصور سن کچھ دھیان کر

ایک حدیث میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ  
 عورت تین چیزوں کی بنیاد پر نکاح کی جاتی ہے، دین پر مال پر۔ جمال پر  
 دوسری حدیث میں جو تھی کا ذکر بھی آیا ہے کہ حسب پر۔ پھر آپ نے فرمایا کہ

فَعَلَيْكُمْ بِذَاتِ الدِّينِ يَعْنِي تَمِ دِينَ وَالِي كُو لَازِم پچھو۔ دوسری جگہ ارشاد ہے تَزَوُّجُوهُنَّ عَلَى الدِّينِ تَمِ عورتوں کو دین اسلام کی بنا پر نکاح کرو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دین کے مقابلہ میں مالِ جالِ حَبِ نَسَبِ سب بیچ ہے۔ دین والی عورت اور دین والا مرد نکاح کیلئے تلاش کرنا چاہیئے بے دین عورت اور بے دین مرد سے نکاح جائز نہیں۔ افسوس ہے اس مانہ کے نام نہاد الحدیث حَبِ نَسَبِ مالِ جالِ پر زینت ہو کر نکاح کرتے ہیں اور ذات پرستی کا اس قدر رواج ہے کہ ہندوؤں کا نمونہ بنے ہوئے ہیں۔ جو یا قوم قشیش کو اور قریش سیدوں کو اور بھوڑ سکھیرہ ذات کو اور سکھیرہ و لوؤں اور وٹو بھٹیوں کو رشتہ دیتے ہیں اور جن سے قدیم رشتہ داری ہوتی چلی آئی ہے انکو ہی دینا ضروری سمجھتے ہیں خواہ وہ بے دین ہوں۔ حجام، رنگریز، لواہرستار، بولابا، بوجی قوموں کو نکاح دینا تو قطعی حرام جانتے ہیں۔ خواہ وہ غازی، حاجی، نمازی، حافظ قرآن، عالم شریعت ہو۔ متقی پرستیزگار، موحد متبع سنت ہو اس کو نکاح نہیں دیں گے اور اس کو اپن کفو نہیں سمجھیں گے حالانکہ علما الحدیث نے لکھا ہے اَلْكَفَاءَةُ فِي الدِّينِ یعنی کفو دینی معتر ہے وَلَوْ يَثْبُتُ فِي رِغْبَاءِ الْكَفَاءَةِ بِالنَّسَبِ حَدِيثٌ یعنی صرف کفونی کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی۔ حدیث میں ہے کہ بنی بیاضہ کا ایک آزاد کردہ غلام ابوبند تھا جو حجام تھا یعنی سینگ لگایا کرتا تھا۔ آپ نے اس کی دینی حالت یہ بیان فرمایا کہ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى مَنْ صَوَّرَ اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فِي قَلْبِهِ فَلْيَنْظُرْ اِلَيْهِ هِنْدُ یعنی جس کو یہ امر خوش ہوئے کہ وہ کسی شخص کے دل پر ایمان کی تصویر دیکھنا چاہے وہ ابوبند کو دیکھ لے پھر فرمایا اِنْ كَحُوْهُ وَانْكَحُوْهُ اِلَيْهِ یعنی تم مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کو نکاح دو اور اس سے نکاح لو یعنی ایسے شخص سے مناکحت کرو۔ جب

حضرت زینب بنت جحش نے بذریعہ اپنی ہمیشہ حمہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کا مشورہ طلب کیا اور کہا کہ مجھے بہت سے قریش پیغام شادی دے چکے ہیں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ نے یہ فرمایا کہ آئیں ہی مَعَن یَعْلَمُهَا كِتَابَ رَبِّهَا وَمَنْ تَبِعَهَا یعنی وہ کہاں کا خیال کرتی ہے اس شخص سے غافل ہے جو اس کو قرآن و حدیث کی تعلیم دے گا۔ پھر انہوں نے دریافت کیا تو آپ نے اپنے آزاد کردہ غلام زید کا نام پیش کیا جس کو انہوں بمقابلہ قریش غلام حقیقہ تصور کر کے نام منظور کیا اور انہیں رنج کیا جس پر آیت وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُمِئِنَةٍ اَلَا یَا نَزَلَ ہوئی۔ پس حضرت زینب نے فوراً قبول کیا اور نکاح ہو گیا اسی طرح

حضرت عبدالرحمن بن عوف کی ہمیشہ کا نکاح حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ یہ دارقطنی اور اس کے حاشیہ تعلق مغنی سے مستفاد ہے۔ پس ان دلائل سے قطعی طور پر یہ ثابت ہو گیا کہ ذات پرستی رسم جاہلیت ہے۔ اور اسلام میں کفو دینی معتبر ہے کہ زوجین کا مذہب ایک ہو۔ ذات اور پیشہ خواہ جدا جدا ہو۔ جو لوگ نسبی کفو اور قوموں ذاتوں کو کفو اعتقاد رکھ کر بے دینوں، گمراہوں، کافروں، مشرکوں، بدعتوں کو نکاح دیتے ہیں اور ان سے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے قدیمی "ساک" ہیں۔ وہ دراصل خود بے دین، بدعتی اور کافر ہیں۔ اگر مسلمان ہوتے تو ایسا حرام کام نہ کرتے، ان سے تو مرزائی اس میں سمجھ دار ہیں کہ وہ غیر مرزائیوں سے نہیں کرتے۔ شیعہ بھی بغیر شیعہ کے سینوں سے نہیں کرتے اسی طرح بہت فرقے ہیں جو اپنے مذہب کا باہر نہیں کرتے لیکن یہ نام نہاد اہل حدیث ایسے بیوقوف ہیں کہ قبر پرستوں سے تحریم پرستوں سے بے نماز کافروں سے ہر قسم کے بے دینوں سے مناکحت کر لیتے ہیں اور کچھ غیرت مذہبی نہیں رکھتے یہ نہیں سمجھتے کہ بے دین عورت اپنے شوہر کو ضرور

اپنے رنگ میں رنگ لیتی ہے اس لئے لینی ٹھیک نہیں اور مومن مسلمان لڑکی عینوں  
میں چلی جائے تو ان کے مذہب میں مل جاتی ہے اس لئے لڑکی دینی ٹھیک نہیں  
پھر ان بے وقوفوں سے بڑھ کر احمق وہ ملا مولوی ہیں جو ان مختلف مذہب مرد و  
عورت کا نکاح پڑھ دیتے ہیں۔ وہ صرف دو چادر و پیہ کے عوض اپنا ایمان فردخت  
کر رہے ہیں حالانکہ یہ جانتے ہوئے کہ اہل بدعت سے مناکحت ٹھیک نہیں ہے۔

فَحَرِّمَ مَا هَتَّيْلَ ۛ

مولوی اب طیب دنیائے حیفہ ہو گئے : دارت علم سب سے کا پتہ لگتا نہیں  
بے ادب خود غرض ہر اک شاگرد و مرید : بیع فرزند نوکر کا پتہ لگتا نہیں  
حکایت یہاں ہم فقہ حنفیہ کی مشہور کتاب شامی شرح درمختار جلد سوم  
ص ۲۹۷ سے ایک حکایت نقل کرتے ہیں جو تیسری صدی کی ہے اور اس سے غیث  
دالتے ہیں کہ اس وقت کے اہل حدیثوں کا اور اس زمانہ کے اہل حدیثوں کا موازنہ  
کریں بہر کیف وہ حکایت یہ ہے کہ قاضی ابوبکر جو زجانی کے عہد میں ایک حنفی نے  
ایک اہل حدیث سے اس کی بیٹی کا رشتہ مانگا تو اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں اس  
شرط سے تم کو نکاح دیتا ہوں کہ تم اپنا مذہب چھوڑ دو۔ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھو  
اور رفع یدین کرو اور مثل اس کے اہل حدیث کے دو سکر کام بھی انجام دو  
حنفی نے اس بات کو منظور کر لیا اور اہل حدیث نے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں  
دیدی۔ یہ تھی ان مخلصوں میں غیث مذہبی کہ جب تک وہ مقلد حنفی رہا اس کو  
نکاح نہیں دیا جب اہل حدیث ہو گیا تو نکاح دیا، مگر ہمارے نام کے اہل حدیث اس  
بات کا ذرہ بھر بھی خیال نہیں کرتے۔

اے اہل حدیث ! غیرت مند بنو تم اگر کچھ صداقت ایمانی رکھتے ہو تو اہل بدعت کو اپنی  
لڑکیاں ہرگز نہ دو۔ دیکھو یہ فسقوی میرا ہی نہیں ہے بلکہ  
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بعض اہل بدعت فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ

فرمایا ہے وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُعَادُونَ وَلَا يُنَاصِرُونَ وَلَا يَشْهَدُونَ  
وَلَا يُؤْكَلُ ذُبَابُهُمْ (الرسالہ خلق افعال العباد) یعنی تم ان کو سلام کہا  
جائے اور نہ ان کی بیمار پرسی کی جائے اور نہ ان سے مناکت کی جائے اور ان کے  
جنازہ پر حاضر ہو جائے اور نہ ان کا ذبیحہ کھایا جائے یہی

پیڑ حیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیہ میں لکھا ہے فرمایا فَلَا تُنَاصِرُوهُمْ  
یعنی تم ان گمراہ فرقوں سے مناکت نہ کرو۔ لیکن ہمارے فضلاء نے یہ عجیب  
فتویٰ دیا ہے کہ ان گمراہ فرقوں کو اپنی لڑکی نکاح میں نہیں دینی چاہیے کیونکہ یہ کافر  
ہیں ہاں ان کی لڑکی لے لینی چاہیے کیونکہ یہ اہل کتاب کے حکم میں ہیں یعنی یہود و  
نصارٰی جیسے ہیں۔ کہ ان کی عورتیں مسلمانوں کو نکاح میں لینا روا ہیں لیکن ان کو  
دینی درست نہیں سوان کا یہ قیاس غلط ہے کیونکہ اہل کتاب کو اللہ تعالیٰ نے کفار  
مشرکین سے مستثنیٰ کیا ہے اور اہل کتاب سے مراد مجاورۃ قرآن و حدیث صریحاً یہود  
و نصاریٰ ہیں جیسے مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ سے مراد مشرک لوندیاں ہیں نہ کہ حیوانا  
اور غلام پس نص کے مقابل میں قیاس صحیح نہیں پھر اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح  
کا حکم خود خلاف قیاس ہے یہ حکم اپنی جگہ بند ہے گا اس پر دوسرے کسی مذہب کو  
قیاس نہیں کر سکتے اگر یہ قیاس کیا جائے گا تو پھر تمام گمراہ فرقوں۔ مرتدوں، چکر لڑوں  
رافضی، خارجی، یخیری وغیرہم سے مناکت روا ہوگی حالانکہ محققین اہل حدیث اس  
کے قائل نہیں ہیں۔

شیعہ کی بابت فتوے فتاویٰ نذیریہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ میں شیعہ کی بابت  
فتوے لکھا ہے کہ شیعہ اگر منکر ضروریات دین سے ہے اور ایسے امور کا قائل  
و فاعل ہے جن کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے تو ایسے شیعہ سے  
اہلسنت کا نکاح ہرگز جائز نہیں۔ اور اگر فقط سب شیخین کرتا ہے تو اگرچہ  
سب شیخین کرنے والا کافر نہیں مگر فاسق ضرور ہے اور فاسق سے بھی

نکاح نہ کرنا چاہیے زاد المعاد میں ہے الَّذِي يَقْتَضِيهِ حُكْمُهُ اِعْتِبَارُ الْبَيْنِ  
 فِي الْكَفَاءَةِ اَصْلًا كَمَا لَا تَزَوَّجُ مُسْلِمَةٌ بِكَافِرٍ وَلَا عَقِيْقَةٌ بِفَاجِرٍ  
 عالمگیری میں ہے لَا يَكُوْنُ الْفَاسِقُ كَفُوًا لِصَالِحَةٍ سَوَاءٌ كَانَ مُعْلِنًا  
 الْفُسْقِ اَوْ لَوْ يَكُنْ اِنْتَهَى خلاصہ یہ کہ عورت اہلسنت کا نکاح شیعہ سے نہیں  
 کرنا چاہیے اس فتوے پر مولانا عبدالحق صاحب ملتان اور حضرت مولانا نذیر حسین صاحب  
 مرحوم کی ہر ثبت ہے۔ پس یہ مسئلہ محقق ہوا کہ گمراہ مذہب والے شیعہ وغیرہ سے ردا  
 نہیں ہے۔

ایسا ہی حنفی مذہب کا فتویٰ ہے کہ مبتدع سنیہ کا کفو نہیں چنانچہ فتاویٰ  
 نذیریہ جلد ۲ ص ۲۳۹ میں یہ مذکور ہے بلکہ ہر دو قسم کے حنفیوں (دیوبندی اور بریلوی)  
 نے اپنے فتوے بھی شائع کر دیئے ہیں کہ اہلحدیث غیر مقلدین سے مناکحت نہ کی جائے  
 چنانچہ مولوی عزیز الرحمن دیوبندی مفتی کا فتویٰ اخبار محمدی ۵ جنوری  
 ۱۹۲۶ء میں طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ غیر مقلدین سے مناکحت  
 و اعمال سنت والجماعت کے خلاف ہیں ان سے حنفیوں کو علیحدہ رہنا چاہیے  
 اور مناکحت وغیرہ ان سے نہ کی جائے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ہوی  
 سے مجالست و ملاکت اور مسامتہ وغیرہ امور سے منع فرمایا ہے غیر مقلدین سے  
 تو لاریب حنفیوں کو بچنا چاہیئے ان کی محبت و مجالست و مناکحت سے تواحت و تواز  
 کلی چاہیئے اسی طرح بریلوی نے اہلحدیث سے مناکحت منع لکھی ہے چنانچہ  
 مولوی ابوالیوسف محمد شریف سکس کوٹلی مغربی لوہارن ضلع سیالکوٹ کا  
 رسالہ مناکحت و ہابہ طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے اس کا خلاصہ بھی یہ ہے کہ جب  
 ہم مشرک ہیں تو ہم سے مناکحت ناجائز ہے یہ سخت بے شری اور بے غیرتی ہے کہ ہم کو  
 بدعتی اور مشرک کہہ کر پھر ہم سے مناکحت کی جاتی ہے۔

نیز میں نے ایک استفتاء دفتر روپڑی میں بذریعہ ایک دوست بھیجا تھا جس کا خلاصہ

یہ تھا جو دلچ ہے خلاصہ سوال اس کا جواب بعد میں آیا ہے۔

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین حکم شرعی محمدی کا کہ دیں مسئلہ کہ ملک مند میں اہل اسلام کے کئی فرقے ہیں، سچا فرقہ اور ناجیہ اہل حدیث ہے باقی سب فی السار والسر ہیں لہذا مناکحت فرقہ ناجیہ کی آپس میں ہونی چاہیے اہل بدعت سے نہ ہوتا کہ مخالفت لازم نہ آئے اس بنا پر ایک مولوی نے الحدیث لڑکی کا نکاح حنفی لڑکے کے ساتھ پڑھنے سے انکار کر دیا لوگوں میں اس پر شورش ہو گئی حتیٰ کہ بعض لوگ اس کے پیچھے نماز چھوڑ گئے اور کہتے ہیں کہ بریلوی تو مشرک ہیں لیکن دیوبندی

مثل الحدیثوں کے ہیں اس مولوی نے کہا کہ دیوبندی بھی گمراہ ہیں، چنانچہ دیوبندی

کے شیخ الطریق مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے مجموعہ رسائل کے طرس عاشقہ میں یہ لکھا ہے اَضْرَهُمْ تَصْنِيفًا النَّبِيُّ لَوْ أَنَّ الْخَبَارُ مِنْهُمْ وَالصَّغَارُ وَغَيْرِ الْمُتَكَلِّمِينَ وَالْمُبْتَدِعُونَ پھر آگے لکھا ہے وَاهْلُ عِلْمِ الدِّهْوَاءِ مِنْهُمْ غَيْرُ الْمُقَلِّدِينَ الَّذِينَ يَدْعُونَ اِتِّبَاعَ الْحَدِيثِ وَاتِّبَاعِ كَلِمَةِ ذَلِكَ اِسْتَهْلَى لِهَذَا دِیُوبَنْدِی بھی اہل بدعت میں داخل ہیں کیا اس مولوی کا

خیال درست ہے یا نہیں! بیوقوفو جرد!

عالمینا مولانا الفاضل حافظ عبداللہ صاحب! مولوی اشرف علی نے

محدث امرتسری مفتی پنجاب ام اقبالہ کا خلاصہ جواب الحدیث پر زبردست

حملہ کیا ہے کہ ان کو اہل بدعت سے شمار کیا ہے بیشک ایسے عقائد والوں سے مناکحت نہ چاہیے ایسوں کو لڑکی دینا کسی طرح جائز نہیں کیونکہ یہ اہل بدعت ہیں۔

عبداللہ امرتسری مدیر تنظیم روپڑ ضلع انبالہ۔

مولانا عبد الجلیل صاحب جھنگوی لکھتے ہیں۔ بیشک مشرکین مبتدعین متاخرین،

ارکان اسلام سے مناکحت یعنی لڑکے لڑکی کا رشتہ نکاح قائم کرنا حرام ہے تاوقتیکہ

شُرک و بدعت کو چھوڑ کر توحید، اتباع سنت، اذکار اسلام کے صحیح طور پر پابند نہ ہو جائیں۔ فقط مؤرخہ ۲۳ - ریح الثانی ۶۲ھ

ابوالخلیل عبدالجلیل خاں مدرس مدرسہ حضرت مولانا عبدالوہاب صنام مرحوم صدر دہلی الغرض ہر فرقہ اپنے مذہب والوں کو غیسکے مناکحت کرنے پر روکتا ہے اور بات بھی ٹھیک ہے کہ ہر مذہب والوں کو آپس میں مناکحت کرنی چاہیے دوسرے مذہب نہیں تاکہ حق و باطل کا اختلاط ہو کر فتنہ و فساد نہ ہو چنانچہ

اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح جائز ہونے کے باوجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا تھا اور اس کی وجہ یہ بیان فرمادی تھی کہ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مُؤَمَّسِدًا مجھے خطر ہے کہ یہ شر ڈالنے والی نہ ہو جائے گویا فتنہ کے باعث منع کر دیا۔ اب زمانہ حال میں تو مگر افروغوں سے مناکحت کرنے پر جو فتنے اور گمراہیاں ظہور پذیر ہوئیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ لہذا بطریق اولیٰ ممنوع ہونے چاہئیں پس بنا بریں ہر موحد الہدیت پر یہ واجب ہے کہ کسی گمراہ بدعتی مشرک فرقہ سے مناکحت نہ کریں بلکہ ان سے ہر طرح پرہیز رکھیں۔ صرف دینیوی کاروبار میں دین جیسے ہندو نصاریٰ یہود سے کیا ان سے کر لیا کریں اور مذہبی تعلق سے کلی پرہیز کریں علماء الہدیت کو چاہیے کہ اپنے زیر اثر لوگوں کو اس امر کی خوب تنبیہ کر دیں کہ وہ آپس میں مناکحت کریں اور غیر مذہبیوں سے نہیں اگر کوئی نہ رکے تو اس کا نکاح نہ پڑھیں کیونکہ گمراہ مذہب سے مناکحت حرام و ناجائز ہے بالآخر دعا ہے کہ اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

الدَّاعِيَ إِلَى الْخَيْرِ أَبُو عَبْدِ الشُّكُورِ مُحَمَّدُ عَبْدُ الْقَادِرِ غُفَرُ  
خَطِيبُ جَامِعِ مُسْجِدِ گنگا ضلع حصار